# حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کی شہادت کا واقعہ

قَالَ عَلِي علیہ السلام :

أَنَا الَّذِي سَمَّتْنِي أُمِّي حَيْدَرَہْ

كَلَيْثِ غَابَاتٍ كَرِيہِ الْمَنْظَرَہْ
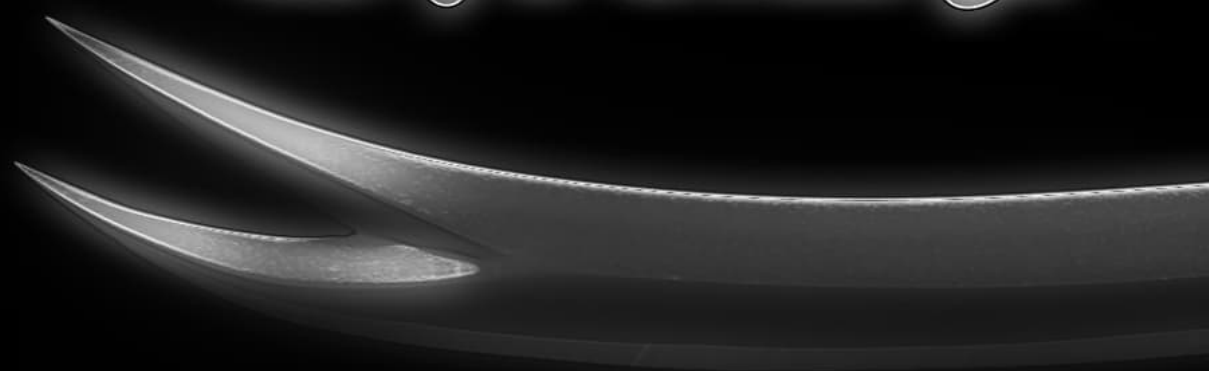
أُو فِيهِمْ بِالصَّاعِ كَيْلَ السَّنْدَرَہْ

أَعوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطانِ الرَّجيم

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

# الحمدلله والصلاة والسلام على رسول الله أما بعد.

## حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی شہادت کا واقعہ ۔

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یہ موضوع " حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی شہادت کا واقعہ " کتاب "فرقہ واریت کی اصل وجہ "کا ایک حصہ ہے فرقہ واریت کی اصل وجوہات اور ان کا حل قرآن اور صحیح احدیث مبارکہ سے معلوم کرنے کے لیے ایک مرتبہ ضرور اس کتاب کو پڑھے ان شاء اللہ قرآن و صحیح حدیث سے اصل مثلا معلوم ہوگا ۔

اہل تشیع میں یہ روایت ملتی ہے کہ حضرت فاطمہؓ کو شہید کیا گیا ۔ یہ روایت کی اصل صرف اہل تشیع کی ایک کتاب میں موجود ہے " سُليم بن قيس الهلالي "کی کتاب ۔

یہ کتاب خود شیعہ علماء کے نزدیک ثابت نہیں اِس کتاب کے راوی ضعیف ہیں کذاب ہیں ۔

سليم بن قيس الهلالي نے ابان بن ابی عیاش کو یہ کتاب دی۔

ابان بن ابی عیاش اہل سنت اور اہل تشیع دونوں کے نزدیک ضعیف اور کذاب راوی ہے ۔« ( شیعہ ) ابن الغضائري: "ضعيف لا يلتفت إليه، وينسب أصحابنا وضع كتاب سليم بن قيس إليه." رجال ابن الغضائري ص-36.

الشيخ الطوسي " أبان بن أبي عياش فيروز، تابعي، ضعيف " رجال الطوسي ص-126.

العلامة الحلي " تابعي ضعيف جدا والأقوى عندي التوقف فيما يرويه "خلاصة الاقوال ص-325.

محمد بن صالح المازندراني " لا يلتفت إليه "شرح أصول الكافي ج-2،ص-307.

(اہلِ سنت)أحمد بن حنبل: متروك الحديث، ترك الناس حديثه منذ دهر من الدهر، ومرة: كان منكر الحديث، ومرة: كذاب .» الجامع لعلوم الإمام أحمد: الرجال ، الضعفاء والمتروكون لابن الجوزي.....

كتاب سُليم بن قيس الهلالي میں صرف حضرت فاطمہ زہرا سلام الله علیہا کی شہادت کا واقعہ ہی نہیں ہے بلکہ اور بھی واقعات ہے قرآن کی تحریف کا واقعہ اور بھی کہیں جھوٹی روایتیں ہے جو شیعہ کے ذاکر منبر پر نہیں سناتے ہے ۔

تو معلوم ہواکہ « كتاب سُليم بن قيس الهلالي » پوری کتاب ہی موضوع ہے پوری کتاب ہی جھوٹی ہے ۔

اہل سنت میں بھی ایک روایت ہے مصنف ابن ابی شیبہ میں " حضرت عمر نے حضرت فاطمہؑ کو دھمکی دی کے وہ اُن کے گھر کو آگ لگادے گے "یہ روایت بھی ضعیف , موضوع ہے اس کی سند مُرسل ہے اس کی سند میں زید بن أسلم اور ابو اسلم جو حضرت عمر کا غلام تھا لیکن اُس وقت وہ حضرت عمر کا غلام نہیں بنا تھا جب کی یہ بات ہے یعنی یہ حدیث مُرسل ہے ۔

## تقریب التہذیب میں زید بن أسلم کے بارے میں ہے کہ "کان یرسل "

## تقریب التهذیب 2129 ص:350.

اور حضرت عمر بن خطابؓ ایسی بات کرنا تو دور ایسی بات سوچ بھی نہیں سکتے اگر حضرت عمرؓ نے ایسی بات کی ہوتی تو مولا علیؑ کبھی آپ کا ساتھ نہیں دیتے اور آپ کی وفات پر یہ بات نہیں

فرماتے : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ، وَأَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ، وَأَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا وقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا - ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: وُضِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى سَرِيرِهِ، فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُونَ وَيُثْنُونَ وَيُصَلُّونَ عَلَيْهِ، قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ، وَأَنَا فِيهِمْ، قَالَ فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا بِرَجُلٍ قَدْ أَخَذَ بِمَنْكِبِي مِنْ وَرَائِي، فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عَلِيٌّ، فَتَرَحَّمَ عَلَى عُمَرَ، وَقَالَ: مَا خَلَّفْتَ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ مِنْكَ، وَايْمُ اللهِ إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ أَنْ يَجْعَلَكَ اللهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ، وَذَاكَ أَنِّي كُنْتُ أُكَثِّرُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «جِئْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَدَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَخَرَجْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَإِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو، أَوْ لَأَظُنُّ، أَنْ يَجْعَلَكَ اللهُ مَعَهُمَا»

ترجمہ : حضرت ابن عباسؓ کو بیان کرتے ہوئے سنا، جب حضرت عمر بن خطابؓ (کے جسد خاکی) کو چارپائی پر رکھا گیا تو (جنازہ) اٹھانے سے پہلے لوگوں نے چاروں طرف سے ان کو گھیر لیا۔ وہ دعائیں کر رہے تھے تعریف کر رہے تھے دعائے رحمت کر رہے تھے۔ میں بھی ان میں شامل تھا تو مجھے اچانک کسی ایسے شخص نے چونکا دیا جس نے پیچھے سے (آکر) میرا کندھا تھاما۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو حضرت علیؓ تھے، انھوں نے حضرت عمرؓ کے لیے رحمت کی دعا کی اور کہا: آپ نے کوئی ایسا آدمی پیچھے نہ چھوڑا جو آپ سے بڑھ کر اس بات میں مجھے محبوب ہو کہ میں اللہ سے اس کے جیسے عملوں کے ساتھ ملوں۔ اللہ کی قسم! مجھے۔ ہمیشہ سے یہ یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ رکھے گا۔

اس کا سبب یہ ہے کہ میں اکثر رسول اللہ ﷺ سے سنا کرتا تھا ، آپ فرمایا کرتے تھے ، میں ابوبکر اور عمرؓ آئے ۔ میں ابوبکرؓ اور عمرؓ اندر گئے ، میں ابوبکر اور عمرؓ باہر نکلے ۔ مجھے امید تھی بلکہ مجھے ہمیشہ سے یقین رہا کہ اللہ آپ کو ان دونوں کے ساتھ رکھے گا ۔

صحیح مسلم 2389 ،صحیح بُخاری 3685 مسند احمد ....

اللہ تعالیٰ ہمیں حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین یارب العالمین ۔

**بِسْـــــــــمِ اِللهالرَّحْمَنِ االرَّحِيم**

**السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُه**

**اس کتاب میں اُن ۱۲ وجوہات کا ذکر ہیں جن کی وجہ سے آج مسلمانوں میں بہت اختلافات پائے جاتے ہے اس کتاب میں اُن ۱۲ مسائل کا حل قرآن اور سنت کی روشنی میں پورے reference کے ساتھ دیا گیا ہے -**

**1 فرقہ واریت کی اصل وجہ ہے قرآن کے ساتھ ظُلم کرنا.**

**2 اسلام میں فرقہ واریت کی بڑی وجوہات میں سے ایک بڑی وجہ ہے تقلید.**

**3 فرقہ واریت کی ایک اور سب سے بڑی وجہ بزرگ پرستی ہیں جو تقلید سے بھی بدترین ہے.**

**4 فرقہ واریت کی اور ایک اصل وجہ مال و دولت .**

**5 فرقہ واریت کی اصل وجہ علماء سوء کا دھوکا قرآن اور صحیح حدیث کو لیکر.**

**6 فرقہ واریت کی ایک اور اصل وجہ مولا علی عَلَيْهِ السَّلَام سے دُشمنی اور محبت میں غلو کرنا.**

**7 فرقہ واریت کی ایک اصل وجہ ہے ایمان ابی طلب.**

**8 فرقہ واریت کی ایک اور اصل وجہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی شہادت کا واقعہ.**

**9 فرقہ واریت کی ایک اور اصل وجہ (باغِ) فَــــــــــدَك کا مسئلہ.**

**10 فرقہ واریت کی ایک اور اصل وجہ نماز کو لیکر.**

**11 فرقہ واریت کی ایک اور اصل وجہ نکاح اور طلاق کو لیکر.**

**12 فرقہ واریت کی آخری اور سب سے بڑی اصل وجہ شرک اور بدعت.**

**اس کتاب کو ایک دفعہ ضرور دیکھیں ان شاء اللہ آپ کو قرآن و سنت سے صحیح معاملہ سمجھ آجائے گا . آپ اِس کتاب کو download کریں ان شاء اللہ آپ بھی صدقہِ جاریہ کے مستحق share کریں ، اور لوگوں سے بھی اِس کو ہوگئے ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :'' جب انسان فوت ہو جائے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے سوائے تین اعمال کے ( وہ منقطع نہیں ہوتے ) : صدقہ جاریہ یا ایسا علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے یا نیک بیٹا جو اس کے لیے دعا کرے ‘‘- صحیح مسلم 4223 (1631) .**

**Download or read online link:**

**https://archive.org/embed/20230618_20230618_0635**

**Feedback on : SayyedShahidBinAbdulHameed@gmail.com**